عظمت کے قائل ہیں اور مسلمانوں کو اس بات کا مشورہ دیتے ہیں کہ انہیں کلچر کی تشکیل میں قوت و طاقت کے اس لازوال خزانے سے فائدہ اٹھانا چاہیے مگر دوسری طرف اس امر کی بھی تلقین کرتے ہیں کہ اسلام کے اندر عصری تقاضوں کے مطابق تغیر ضروری ہے تاکہ مسلمان فکری اور عملی انتشار سے بچ جائیں۔ بظاہر یہ نظریہ بڑا دلکش معلوم ہوتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ ان کے نزدیک اصل اور فیصلہ کُن چیز کیا ہے، اسلام یا عصری تقاضے؟ اسلام کوئی سیال شئے نہیں جو ہر سانچے میں بآسانی ڈھل جاتے۔ وہ اپنا ایک خاص نظامِ فکر اور ایک متعین اسلوبِ حیات رکھتا ہے اور اس بنا پر بدلتے ہوئے حالات و واقعات یا نئے نئے اُبھرنے والے مسائل کو ایک خاص زاویۂ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آپ اگر اسلام کی اس حیثیت کے قائل ہیں تو لازمی طور پر اُن چیزوں کی مخالفت کرنا ہوگی جو خواہ عصری تقاضوں کے لحاظ سے کتنی ضروری ہوں مگر دینی اعتبار سے صحیح نہیں۔ اور اس کے برعکس اگر آپ کی نگاہ میں عصری تقاضے ہی فیصلہ کُن اہمیت کے حامل ہیں تو پھر اسلام کی اہمیت ماضی کی ایک مقدس یادگار کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اس کے اندر تغیر و تبدل کرنے کے بجائے بہتر یہی ہے کہ اسے یکسر نظر انداز کر کے آگے بڑھا جائے۔ ہمارے نزدیک فاضل مصنف کے اساسی تصورات میں یہی سب سے بڑا منطقی مغالطہ ہے۔ (ع۔ ح)

اصح السیر فی ہدی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم | تالیف: جناب حکیم ابوالبرکات عبدالرؤف صاحب داناپوری۔ ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔ قیمت: دس روپیہ۔ ضخامت: ۶۵۶ صفحات۔

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اردو زبان میں اب تک جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، زیرِ نظر کتاب ان سب میں اختصار، استیعاب اور استناد کے اعتبار سے ممتاز ہے۔ یہ اس لحاظ سے بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے کہ فاضل مؤلف نے عام سیرت نگاروں سے ہٹ کر اس کتاب میں ایک نئی ترتیب قائم کی ہے یعنی سیرت کو بلحاظ سنین مرتب کرنے کے بجائے۔ دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ حصہ اوّل میں از ولادت تا وفات صرف واقعات درج کر دیئے گئے ہیں۔